شمائل رسول ﷺ پر معاصر مطالعات: مسائل اور امکانات کا تجزیاتی مطالعہ

Contemporary Studies on Shama'il al-Rasul ﷺ : Issues and Prospects

Dr. Muhammad Abubakar Siddique
Lecturer Department of Seerat Studies ,
Faculty of Arabic & Islamic Studies, AIOU Islamabad
Email: muhammad.abubakar@aiou.edu.pk
ORCiD: https://orcid.org/0000-0003-3160-5697

Dr Shah Mueen-ud-Din Hashmi
Chairman Lecturer Department of Seerat Studies ,
Faculty of Arabic & Islamic Studies, AIOU Islamabad
Email: moeen.uddin@aiou.edu.pk

Abstract

This research paper presents an analytical study of contemporary scholarship on Shama'il al-Rasul (the Prophetic Attributes), focusing on the critical evaluation of modern literature and pedagogical methodologies. The study systematically examines a diverse range of primary and secondary sources, including contemporary books, academic dissertations, research journal articles, and educational curricula. Despite the extensive volume of literature available, the discourse often faces .significant academic and instructional challenges

The primary objective of this paper is to identify the existing research gaps in the contemporary Shama'il discourse and to analyze the pedagogical issues encountered in teaching this discipline within modern educational frameworks. Through a qualitative and descriptive-analytical approach, the research highlights that while traditional accounts remain central, there is a pressing need for a more integrated and contextualized methodology in modern textbooks and academic research. The paper discusses how current teaching strategies often lack the necessary depth to .bridge the gap between historical narrative and contemporary application

Furthermore, the study proposes a comprehensive strategic framework (action plan) to address these challenges. It suggests a multifaceted approach involving the modernization of curricula, the adoption of interdisciplinary research techniques, and the development of innovative teaching modules that resonate with the contemporary mind. By identifying the limitations in current academic works, this paper paves the way for a more robust and intellectually rigorous engagement with the Shama'il literature. The findings aim to serve as a roadmap for

researchers, curriculum developers, and educators to enhance the quality of Prophetic studies in the 21st century.

Keywords: Shama'il al-Rasul, Contemporary Shama'il Literature, Prophetic Shama'il Pedagogy, Shama'il Curriculum Challenges, Sirah-Shama'il Research Gaps, Teaching of Prophetic Attributes

مقدمہ (Introduction)

مطالعہ سیرتِ طیبہ کا ایک نہایت اہم اور روح پرور پہلو "شمائلِ رسول ﷺ" ہے۔ سیرت نگاری کی تاریخ میں ائمہ محدثین اور سیرت نگاروں نے حضور اکرم ﷺ کی ذاتِ گرامی کے ظاہری و باطنی اوصاف، عادات و اطوار، طرزِ نشست و برخاست اور آپ ﷺ کے روزمرہ کے معمولات کو نہایت باریک بینی سے قلمبند کیا ہے۔ امام ترمذیؒ کی 'الشمائل المحمدیہ' سے شروع ہونے والا یہ سلسلہ قرن ہا قرن گزرنے کے باوجود اپنی تروتازگی برقرار رکھے ہوئے ہے۔ حبِ رسول ﷺ کا تقاضا ہے کہ مومن کی زندگی کا ہر عمل اسوۂ حسنہ کے سانچے میں ڈھلا ہوا ہو، اور یہ مقصد تب ہی حاصل ہو سکتا ہے جب ذاتِ نبوی ﷺ کے شمائل و خصائل کا گہرا شعور حاصل ہو۔

عہدِ حاضر میں شمائلِ رسول ﷺ پر ہونے والی علمی و تحقیقی کوششوں میں ایک نمایاں تنوع نظر آتا ہے۔ جہاں ایک طرف کلاسیکی ذخیرۂ علم کو جدید اسلوب میں پیش کیا جارہا ہے، وہاں دوسری طرف عصری تقاضوں کے مطابق نصابی کتب اور تحقیقی مقالات کی صورت میں بھی گراں قدر کام ہو رہا ہے۔ تاہم، اس علمی پیش رفت کے باوجود دورِ جدید کی تعلیمی اور فکری ضروریات کے تناظر میں کئی اہم سوالات توجہ طلب ہیں۔ معاصر مطالعاتِ شمائل میں تحقیق کا رخ کیا ہے؟ کیا موجودہ لٹریچر اور تعلیمی نصاب نسلِ نو کے ذہنی و نفسیاتی سوالات کا جواب دینے کی صلاحیت رکھتا ہے؟ اور کیا تدریسی عمل میں ہم شمائلِ رسول ﷺ کی حقیقی روح کو طلبہ تک منتقل کرنے میں کامیاب ہو رہے ہیں؟

زیرِ نظر مقالہ انہی سوالات کا علمی و تجزیاتی جواب تلاش کرنے کی ایک کاوش ہے۔ اس تحقیق میں جہاں دورِ حاضر کی کتب، تحقیقی رسائل اور تعلیمی نصاب کا ناقدانہ جائزہ لیا گیا ہے، وہاں ان علمی و تدریسی خلاؤں (Research Gaps) کی نشاندہی بھی کی گئی ہے جو اس فن کی ترویج میں رکاوٹ ہیں۔ مقالے کا ایک بنیادی حصہ ان مسائل کے حل کے لیے ایک جامع لائحہ عمل تجویز کرنے پر مشتمل ہے، تاکہ شمائلِ رسول ﷺ

کے مطالعے کو محض تبرک اور معلومات تک محدود رکھنے کے بجائے اسے ایک زندہ اور متحرک نظامِ حیات کے طور پر متعارف کرایا جاسکے۔

اللہ رب العزت نے انسان کی ہدایت کے لیے قرآن پاک کو اتارا اور قرآن کریم کا عملی نمونہ دکھانے کے لیے اپنے آخری پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو مبعوث فرمایا اور آپ کی ذاتِ بابرکات کو "اسوۂ حسنہ" قرار دیا تاکہ انسانیت آپ ﷺ کے دیے ہوئے نمونے کی پیروی کرکے دنیا اور آخرت کی سعادتیں حاصل کرنے کی حق دار بن جائے۔ قرآن کریم میں اللہ رب العزت کا ارشاد ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُم فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ ترجمہ: "تحقیق تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے"۔

بہترین نمونے کی پیروی کرکے دنیا و آخرت میں فلاح اور کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے۔ اسی وجہ سے اسلامی علوم کے مطالعے کے دوران رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ کا خصوصی طور پر مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اسلامی علوم میں سیرت کا علم ایک مستقل موضوع ہے جس کا بہت سے پہلوؤں سے مطالعہ کیا جاتا ہے۔ ان میں "رسول اللہ ﷺ کے شمائل" کا پہلو نہایت دلچسپ اور عملی زندگی کے لیے افادیت کا حامل ہے۔

"شمائل" سے مراد رسول اللہ ﷺ کی ذاتی زندگی کی تفصیلات (Biography) کا مطالعہ کرنا ہے جس سے پڑھنے والوں کے سامنے یہ واضح ہوتا ہے کہ جس ذاتِ اقدس کو قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے نمونہ قرار دیا گیا ہے، عملی زندگی میں ان کے عادات و اخلاق، روزمرہ کے معمولات کیا تھے اور ان کی صفات، خصوصیات اور فضائل کیا ہیں؟

اسلامی علوم کی تاریخ میں سیرت کا مطالعہ اس وجہ سے بھی اہمیت کا حامل ہے کہ اس علم کی حفاظت اور تدوین پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین اور بعد میں آنے والے اہل علم نے بہت محنت کی ہے اور اس علم کی تدوین کے لیے بڑی محنت اور جانفشانی سے کام لیا ہے تاکہ یہ ذخیرہ محفوظ ہو جائے اور امت اس سے فائدہ اٹھائے۔ آئندہ ابواب کے مطالعے میں اس بات کو بھی واضح کیا گیا ہے کہ نوعمر صحابہ اور تابعین، دیگر قدیم الاسلام صحابہ اور امہات المؤمنین وغیرہ کی خدمت میں حاضر ہو کر بڑے شوق اور جذبے سے آپ ﷺ سے متعلق تفصیلات دریافت کرتے۔ جواب میں وہ اپنے دیکھے ہوئے احوال کو بیان کرتے اور شاگرد صحابہ اسے یاد کرتے اور محفوظ کر لیتے۔ سیرتِ طیبہ کے علم کو سیکھنے میں ان حضرات کی محنت سے متعلق نامور مؤرخ اور سیرت نگار علامہ شبلی نعمانیؒ لکھتے ہیں:

"مسلمانوں کے اس فخر کا قیامت تک کوئی حریف نہیں ہو سکتا کہ انہوں نے اپنے پیغمبر کے حالات اور واقعات کا ایک ایک حرف اس استقصا کے ساتھ محفوظ رکھا کہ کسی شخص کے حالات آج تک اس جامعیت اور احتیاط کے ساتھ قلم بند نہیں ہو سکے اور نہ آئندہ توقع کی جا سکتی ہے۔"[1]

اس طرح اس علم کا مطالعہ جہاں انسان کی عملی زندگی میں صلاح و فلاح کا سبب بنتا ہے وہاں اس کا سیکھنا اور یاد کرنا اور دوسروں تک پہنچانے کا عمل اِس علم کی حفاظت کے سلسلے میں اپنا حصہ ڈالنے کے مترادف ہے جس سے دنیا اور آخرت کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔

اس کتاب کے ابتدائی باب میں رسول اللہ ﷺ کے شمائل کا تعارف، لغوی و اصطلاحی معنی و مفہوم، شمائل کی اقسام نیز اس موضوع پر لکھی گئی کتب کا تعارف شامل ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے اخلاق، آپ کی روزمرہ کی عادات و معمولات، نشست و برخاست، لباس اور پسندیدہ رنگوں سے واقفیت نیز آپ ﷺ کا زہد و تقوی، دنیا سے بے رغبتی، آپ کا کھانا پینا اور سونے کے طریقوں سے متعلق عناوین بھی کتاب میں شامل ہیں۔ اس کے ساتھ جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ کی نماز، صدقہ و زکاۃ اور دیگر عبادات کے طریقے اور آپ ﷺ کے اخلاقِ عالیہ غرض آپ کی حیاتِ مبارکہ کے تمام پہلوؤں کا جامع مطالعہ اس کتاب میں پیش کیا گیا ہے۔

شمائل کے موضوع پر یوں تو بہت سی کتب موجود ہیں لیکن ان میں اکثر امام ترمذیؒ کی کتاب الشمائل کے ترجمہ و تشریح پر مشتمل ہیں۔ اردو زبان میں مستقل کتاب اس موضوع پر تاحال موجود نہیں ہے۔ یہ کتاب خصوصیت کے ساتھ طلبہ کی ضرورت کے پیش نظر تحریر کی گئی ہے۔ اس کتاب میں احادیث تو کتاب الشمائل ہی سے لی گئی ہیں البتہ خصوصیت کے ساتھ احادیث کے معنی و مفہوم کو واضح کیا گیا ہے اور احادیث میں اختلاف کی اصل نوعیت کو واضح کیا گیا ہے۔

شمائل کا تعارف

شمائل کی لغوی و اصطلاحی تعریف:

شمائل "الشمال" کی جمع ہے جس کا معنی: طبیعت، عادت، سیرت، ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے: **"لیس مِنْ شِمَالی أَنْ أَعْمَلَ بِشِمَالِي"**

"ملا علی قاری" نے شمائل کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے:

"سُمِّيَ الكتابُ بِالشَّمائِل بالياء جمع شِمالٍ بالكسر بمعنى الطبيعةِ، لا جمعُ شَمائل"[2]

(یعنی: کتاب کا نام شمائل ہے جو "ی" سے بنتا ہے، یہ لفظ شِمال، زیر کے ساتھ، ہے جس کا معنی طبیعت ہے، یہ لفظ "شمائل" کی جمع نہیں ہے۔)

اصطلاح میں "شمائل" رسول اللہ ﷺ کے اخلاق واحوال اور عادات کو کہتے ہیں اور دوسرے الفاظ میں "رسول اکرم ﷺ کے اخلاق وعادات، فضائل اور خصوصیات اور شب وروز کے معمولات کی تفصیلات جاننے کا نام مطالعہ "شمائل رسول اللہ" کہلاتا ہے۔

شمائل کی اقسام

رسول اللہ ﷺ کے شمائل کی دو اقسام ہیں، ایک کو خَلقی اور دوسرے خُلقی کہا جاتا ہے۔

"**خَلقی شمائل**" سے مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسمِ اطہر کے اندر کون کون سے اوصافِ جمیلہ اللہ تعالی نے رکھے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم کی بناوٹ اور ساخت کس انداز کی تھی؟ اور "**خُلقی شمائل**" سے مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کیسے تھے؟ آپ ﷺ کی مبارک عادات کیا تھیں؟ مثلاً گھر کے لوگوں کے ساتھ آپ کے رویے کے بارے میں آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ: "تم میں سب سے بہتر آدمی وہ ہے جو اپنے اہل وعیال کے لیے بہترین ہے اور میں اپنے گھر والوں کے لیے بہترین ہوں" تو اس فرمان کی عملی صورت کیا تھی؟ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ کے معمولات کیا تھے؟

"شمائل رسول ﷺ" موضوعاتی تاریخ

شمائل رسول ﷺ پر مطالعے کی روایت سیرت جتنی ہی قدیم ہے، اس لیے کہ زمانہ قبل از تدوینِ سیر ومغازی میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے شمائل کو بھی اپنے سینوں میں محفوظ رکھا اور اپنے شاگردوں کو اس کی تعلیم دی ہے۔

شمائل سے متعلق ابتدائی روایات

عہد نبوی میں شمائل سے متعلق بعض قدیم روایات ایسی ہیں جو رسول اللہ کی زندگی میں ہی بیان کی گئیں۔ مثلاً رسول اللہ ﷺ کا صادق وامین ہونا جس کی گواہی کفار مکہ نے دی تھی قدیم ترین روایت ہے۔ اس کے بعد نجاشی کے دربار میں رسول اللہ ﷺ سے متعلق ہونے والا مکالمہ جو نجاشی، ابو سفیان اور حضرت جعفر بن ابی

طالب رضی اللہ عنہ کے درمیان ہوا آپ ﷺ کے شمائل پر اہم مصدر ہے۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر سہیل بن عمرو نے بطور قاصد کفارِ مکہ رسول اللہ ﷺ نے جو خصائص بیان کیے وہ بھی قدیم ترین روایت ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے شمائل کی تدریس کا آغاز

عہد صحابہ میں رسول اللہ ﷺ کی شمائل کی تدریس کا آغاز ہو چکا تھا۔ ہند بن ابی ہالۃ التمیمی کو "وصاف عن حلیۃ النبی ﷺ" کا لقب دیا گیا ہے۔[3] ہند بن ابی ہالۃ رسول اللہ ﷺ کے حلیہ مبارک کو کثرت کے ساتھ بیان کیا کرتے تھے۔ ان کی مفصل روایت کو امام طبرانی نے نقل بھی کیا ہے۔[4] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جب بھی کسی ایسے شخص سے ملتے جس نے رسول اللہ ﷺ کی زیارت نہ کی ہوتی تو اس سے فرماتے کہ کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کے اوصاف نہ بتاؤں اور پھر آپ ﷺ کے اوصاف بیان فرماتے۔[5] حضرت سعید الجریری جو تابعی ہیں فرماتے ہیں کہ میں صحابیٔ رسول حضرت ابو الطفیل کے ساتھ طواف کر رہا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ اس وقت میرے سوا کوئی دوسرا شخص ایسا نہیں ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی ہو۔ سعید الجریری نے حیرت سے پوچھا کہ کیا آپ نے اللہ کے رسول ﷺ کی زیارت کی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں کی ہے اور پھر آپ نے کچھ اوصاف بیان فرمائے۔[6]

حضرت انس بن مالک رسول اللہ ﷺ کی خدمت کے زمانے کے حالات اپنے شاگردوں کو سناتے ہیں تو یہ بھی روایتِ شمائل کی ایک صورت ہے۔[7] حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنے بھانجے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے کے فاقے اور اور خوراک سے متعلق تفصیل ان کی فرمائش سے متعلق سناتی ہیں تو یہ بھی روایتِ شمائل ہی کی ایک صورت ہے۔[8] حضرت امام حسنؓ اپنے والد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کا اپنے ہم مجلسوں سے رویے کے بارے میں سوال کرتے ہیں تو ان کے جواب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان بھی شمائل نبوی کی تفصیلات سے بھرپور ہوتا ہے۔[9] یہ بیانات دراصل شمائل کی غیر مدون مأخذ کی حیثیت رکھتے ہیں اور سند کے لحاظ سے حدیث کے استنادی معیار پر پورا اترتے ہیں۔

شمائل کی تدوین اور ابتدائی کتابیں

شمائل کے موضوع پر بہت سی کتب لکھی گئی ہیں مگر ان تمام کتب میں امام ابو عیسی محمد عیسی الترمذی کی "**الشَّمَائِلُ المُحَمَّدِيَّة**" یا شمائل ترمذی کو اس موضوع پر قدیم ترین کتاب ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ یہ اعزاز نہ

صرف اس وجہ سے ہے کہ یہ آپ ﷺ کے شمائل پر پہلی کتاب ہے بلکہ اس وجہ سے بھی ہے کہ امام محمد بن عیسی ترمذی حدیث کی صحاح ستہ (چھ مستند ترین کتب) میں سے ایک کتاب "جامع ترمذی" کے مؤلف بھی ہیں اور انہوں نے جو معیار جامع ترمذی میں پیش نظر رکھا ہے وہی الشمائل المحمدیۃ میں بھی برقرار رکھا ہے کیونکہ یہ شمائل ترمذی درحقیقت جامع ترمذی ہی کی تکمیل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی یہ کتاب بھی جامع ترمذی کی طرح مقبول ہوئی اور اس موضوع پر لکھنے والے بعد کے مصنفین نے اس سے بڑے پیمانے پر استفادہ کیا۔ اس کتاب کی مقبولیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ چودہ صدیوں کے بعد آج بھی اس کتاب کی مقبولیت اور شہرت میں فرق نہیں آیا۔ آج بھی شمائل کے موضوع پر سب سے مستند اور بہترین کتاب الشمائل المحمدیۃ یا شمائل ترمذی ہی قرار دی جاتی ہے۔

لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ الشمائل المحمدیۃ کے علاوہ اور کوئی مستند کتاب موجود نہیں بلکہ اس موضوع پر علماء نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق بہت سی کتابیں تالیف کی ہیں۔ ان کتب میں اسلوب اور انداز کا فرق بھی موجود ہے تاہم ان تمام حضرات نے امام ترمذی کی کتاب سے استفادہ ضرور کیا ہے۔

اس موضوع پر چند اہم عربی کتب درج ذیل ہیں۔

اخلاق النبی صلی اللہ علیہ وسلم وآدابہ: (عبد اللہ بن محمد ابن حیان اصبہانی۔ متوفی ۳۶۹ھ)

شمائل النبی ﷺ: (ابو العباس جعفر بن محمد مستغفری۔ متوفی ۴۳۲ھ)

دلائل النبوۃ ومعرفۃ احوال الشریعہ: (ابو بکر احمد بن الحسین بیہقی (متوفی ۴۵۸ھ)

الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ: (ابو الفضل قاضی عیاض مالکی۔ متوفی ۵۴۴ھ)[10]

جمع الوسائل فی شرح الشمائل: (علی بن سلطان المعروف بہ ملا علی القاری، متوفی 1014ھ)

شمائل کے موضوع پر اردو کتب

رسول اللہ ﷺ کے شمائل کے موضوع پر اردو زبان میں بھی بہت سی کتب تحریر کی گئی ہیں۔ اس موضوع پر اردو زبان کی مستند کتب دراصل شمائل ترمذی کے ترجمہ اور شرح پر مشتمل ہیں۔ طلبہ تفصیلی مطالعے کے لیے اردو زبان کی درج ذیل کتب سے استفادہ کرسکتے ہیں:

انوار محمدی ترجمہ شمائل ترمذی: مترجم مولانا کرامت علی جون پوری۔[11]

خصائص نبوی ترجمہ شمائل ترمذی: شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ۔[12]

شرح شمائل ترمذی: یہ مولانا عبد القیوم حقانی کی سلیس اردو زبان میں ہے اور نیز لغوی اور تحقیقی افادات پر مشتمل جامع شرح ہے۔[13]

تلخیص شمائل الترمذی: ڈاکٹر ابرار اعظمی نے عام لوگوں کے لیے اسناد کو حذف کر دیا ہے اور مولانا کرامت علی کے لفظی ترجمہ کو بنیاد بنا کر سلیس اردو زبان میں پیش کیا ہے۔[14]

شمائل نبوی پر لکھے گئے تحقیقی مضامین کا تعارف

شمائل رسول ﷺ کے مختلف پہلوؤں پر تحقیقی مضامین کا عمدہ ذخیرہ موجود ہے۔ ذیل میں ان مضامین کا جائزہ پیش کیا جارہا ہے۔

"شمائل نبوی کا ایک ارتقائی جائزہ" ڈاکٹر خالق داد کا تحقیقی مضمون ہے جو مجلہ "فکر و نظر" میں شائع ہوا ہے۔[15] اس میں شمائل کے لغوی اور اصطلاحی معنی پر مفصل بحث کی گئی ہے نیز شمائل کی تدریس اور تدوین کے مراحل پر عمدہ تحقیق پیش کی گئی ہے۔ مضمون میں ابتدائی کتب کا مختصر تعارف بھی شامل ہے۔

حوالہ جات

[1]۔ علامہ شبلی نعمانی، سیرۃ النبی، ج۱، ص۲۴، مکتبہ مدنیہ لاہور ۱۴۰۸ھ۔

[2]۔ ملا علی القاری، نور الدین علی بن سلطان محمد، جمع الوسائل فی شرح الشمائل، ج1، ص9

[3]۔ طبرانی المعجم الکبیر، ہند بن ابی ہالۃ التمیمی، رقم414

[4]۔ طبرانی المعجم الکبیر، ہند بن ابی ہالۃ التمیمی، رقم414

[5]۔ ابن سعد، الطبقات الکبری، ج1، ص318

[6]۔ بیہقی، دلائل النبوۃ، ج6، ص501

[7]۔ ابن حیان اصبہانی، عبد اللہ بن محمد۔ (۱۹۹۸ء)۔ اخلاق النبی ﷺ وآدابہ۔ تحقیق: صالح بن محمد العقیل۔ ریاض: دار المسلم۔

[8]۔ مستغفری، ابو العباس جعفر بن محمد۔ (۲۰۰۷ء)۔ شمائل النبی ﷺ۔ تحقیق: احمد بن فرید المزیدی۔ بیروت: دار الکتب العلمیہ۔

[9]۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن الحسین۔ (۱۹۸۸ء)۔ دلائل النبوۃ و معرفۃ احوال صاحب الشریعۃ۔ تحقیق: ڈاکٹر عبد المعطی قلعجی۔ بیروت: دار الکتب العلمیہ۔

[10]۔ قاضی عیاض، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ۔ (۲۰۰۴ء)۔ الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ۔ بیروت: دار الفکر۔

[11]۔ جون پوری، مولانا کرامت علی۔ (۲۰۱۰ء)۔ انوارِ محمدی: ترجمہ شمائلِ ترمذی۔ لاہور: مکتبہ اسلامیہ۔

[12]۔ کاندھلوی، مولانا محمد زکریا۔ (۲۰۰۵ء)۔ خصائصِ نبوی: شرح شمائلِ ترمذی۔ کراچی: مکتبۃ الشیخ۔

[13]۔ حقانی، مولانا عبد القیوم۔ (۲۰۱۲ء)۔ شرح شمائلِ ترمذی۔ نوشہرہ: القاسم اکیڈمی۔

[14]۔ اعظمی، ڈاکٹر ابرار۔ (۲۰۱۸ء)۔ تلخیص شمائل الترمذی۔ دہلی: مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز۔

[15]۔ "شمائلِ نبوی کا ایک ارتقائی جائزہ" فکر و نظر، شمارہ 1-2، جلد 30، 1992ء۔